نیشنل اخبار "Reformatorisch Dagblad" کے جرنلسٹ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو

❁......جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ **کیا آپ کا مقصد یہ ہے کہ آپ پوری مسلمان امّہ کے لیڈر بنیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرا یہ مقصد نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور لوگ اسلام کی اصل تعلیمات کو بھلا دیں گے۔ جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے مسیح موعود اور امام مہدیؑ کو مبعوث فرمائے گا اور آنے والا مسیح اسلام کو ریفارم کرے گا اور لوگوں کو حقیقی اسلامی تعلیم سے آگاہ کرے گا اور اسلام کی سچی تعلیمات پھیلائے گا اور وہ غلط عقائد جو مذہب سے دُوری کی وجہ سے مسلمانوں میں پیدا ہو چکے ہیں ان کی اصلاح فرمائے گا۔

ہمارا ایمان ہے کہ یہ آنے والا مسیح اور مہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آچکا ہے اور ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ آپؑ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہے اور مَیں آپؑ کا پانچواں خلیفہ ہوں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ تمام دنیا کو خدا سے ملائیں اور دنیا اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو پہچانے اور لوگوں کو یہ بتائیں کہ بنی نوع انسان کے حقوق کیا ہیں تا کہ ہر کوئی دوسرے کے حقوق ادا کرے۔ اس مقصد کے لئے ہم مشنری ورک کر رہے ہیں۔ تبلیغ کرتے ہیں۔ اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیمات پہنچاتے ہیں اور دنیا کو اتحاد اور وحدت کی لڑی میں پرو رہے ہیں تا کہ دنیا ایک ہاتھ پر جمع ہو اور دنیا میں اتحاد پیدا ہو۔ یہی ہمارا مقصد ہے۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا کہ دوسرے مسلمان آپ کی اور آپ کی جماعت کی مخالفت کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے اور اس بارہ میں آپ کا ردّ عمل کیا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والا مسیح اور مہدی آچکا ہے اور ہمارے نزدیک حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں جبکہ دوسرے مسلمان ابھی انتظار میں ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح و مہدی کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ وہ نبی ہوگا۔ ظلّی اور بروزی نبی ہوگا اور نئی شریعت نہیں لائے گا۔ پس ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع ظلّی نبی تسلیم کرتے ہیں۔ جبکہ دوسرے مسلمان اس کو نہیں مانتے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین ہیں اور یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم آخری اور فائنل شریعت ہے۔ آپ کے بعد نئی شریعت کے ساتھ کوئی نبی نہیں آسکتا۔ لیکن آپؐ کی پیروی میں، آپؐ کی غلامی میں بغیر کسی نئی شریعت کے نبی آسکتا ہے۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ **کیا دوسرے مسلمان آپ لوگوں کو قبول کرتے ہیں اور آپ کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہر سال لاکھوں لوگ ہم میں شامل ہو رہے ہیں۔ بڑی تعداد افریقن ممالک سے شامل ہو رہی ہے۔ ایشین، عرب ممالک، یورپ اور امریکن ممالک سے بھی شامل ہو رہے ہیں۔ اور ان میں شامل ہونے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد مسلمانوں کی ہے۔ قادیان، پنجاب انڈیا میں ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں مبعوث ہوئے۔ آپ اکیلے تھے لیکن جب آپ فوت ہوئے تو نصف ملین لوگ آپؑ کی جماعت میں شامل ہو چکے تھے اور ان میں ایک بہت بڑی تعداد مسلمانوں کی تھی۔ جماعت کے قیام کو 125 سال ہو چکے ہیں اور آج ہماری تعداد ملینز میں ہے۔ نصف ملین ہر سال شامل ہو رہے ہیں اور یہ آنے والے مسلمانوں میں سے زیادہ ہوتے ہیں اور یہ تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔

❁......اس سوال کے جواب میں کہ **مسلمان آپ کے مخالف ہیں، ان کے ساتھ آپ کیا تعلق رکھتے ہیں؟**

حضور انور نے فرمایا کہ ہم کسی کے خلاف نفرت نہیں رکھتے۔ یہ عام مسلمان لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے علماء کے پیچھے چلتے ہیں۔ لیکن جب سچائی دیکھتے ہیں تو پھر مانتے بھی ہیں۔ ہمارے دل میں کسی کے خلاف نفرت نہیں ہے۔ ہم ہر ایک کے خیر خواہ ہیں اور ہم محبت کی تبلیغ کرتے ہیں۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ **مَیں خود عیسائی ہوں۔ عیسائیت میں محبت ایک بنیادی اصول ہے۔ کیا اس لحاظ سے آپ اپنے آپ کو عیسائیت کے قریب سمجھتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ عیسائیوں کو، یہودیوں کو اور سب کو بتا دو کہ آؤ اور ہم سب ایک ایسی بات پر اکٹھے ہو جائیں جو ہم سب میں مشترک ہے اور وہ توحید ہے، ایک خدا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم سب میں بہت سی مشترکہ باتیں ہیں ان پر اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کی طرف خیر خواہی اور محبت کا ہاتھ بڑھائیں۔ سب سے اہم انسانیت ہے۔ ہمیں انسانیت کی بھلائی کے لئے اور بہتری کے لئے مل کر کام کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کی عزت کریں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔

قرآن کریم نے فرمایا ہے: "لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ" کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہم تمام انبیاء اور مذاہب کو مانتے ہیں اور ہر ایک کو عزّت و احترام دیتے ہیں۔ اور ہر جگہ یہی پیغام پہنچاتے ہیں کہ ہر ایک سے محبت اور عزت سے پیش آنا چاہئے خواہ اس کا کوئی بھی مذہب اور عقیدہ ہو۔

❁...... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ **سیریا سے مسلمان ریفیوجی یہاں آرہے ہیں جس کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں۔ ان لوگوں کو اسلام کا خوف کیوں ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جس ملک سے یہ ریفیوجی یہاں آرہے ہیں اُس ملک میں شدّت پسند اور انتہاء پسند گروہ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں جس کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کا خوف ایک قدرتی امر ہے اور مسلمانوں کے رویّہ کی وجہ سے ہے۔ ان کا خوف اپنی جگہ درست ہے لیکن وہ شدّت پسند گروہوں کے عمل کو اسلام سے منسلک نہ کریں۔ اسے اسلام کے ساتھ منسلک کرنا ناانصافی ہے۔ اگر حقیقی اسلام کے بارہ میں جاننا ہے تو احمدیوں سے سیکھیں اور قرآن کریم پڑھیں۔ قرآن کریم کا یہاں کی ڈچ زبان میں ترجمہ موجود ہے۔ اگر قرآن کریم کی تعلیمات پر چلیں گے تو پھر انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو لوگ یہاں آرہے ہیں وہ کوئی زیادہ مذہبی نہیں ہیں۔ اپنے ملک میں ہونے والے مظالم اور ظلم و ستم سے تنگ آکر باہر نکلے ہیں۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ **ریفیوجی کرائسز کے لئے آپ ڈچ حکومت کی کیا رہنمائی کریں گے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر یہ صحیح اور اصل ریفیوجیز ہیں تو پھر ان کی مدد ہونی چاہئے۔ جو حکومتیں اور انٹرنیشنل تنظیمیں ہیں وہ ان کی مدد کریں اور انہیں یہاں قیام کرنے کا حق ہے جب تک ان کے اپنے ملک میں امن نہ ہو۔ یہاں بے شک ان کا عارضی قیام ہو۔ ان کے ملک کے حالات بہتر ہوں تو پھر ان کو واپس بھجوانے میں ان کی مدد کریں اور پھر ان کے اپنے ملک میں ان کو اسٹیبلش کرنے میں بھی ان کی مدد کریں۔

حضور انور نے فرمایا یہ دیکھیں اور نظر رکھیں کہ یہاں کوئی غلط کام نہ کریں۔ ISIS کے کسی نمائندہ نے جو کہا ہے کہ ہر پچاس افراد پر ہمارا ایک ممبر جا رہا ہے۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر حکومت کو بہت محتاط ہونا پڑے گا۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ **لوگ خلیفہ کے بارہ میں آجکل سوچتے ہیں تو ان کے ذہن میں ابوبکر البغدادی کا نام آتا ہے۔ آپ اس کو کس طرح دیکھتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلامی اصطلاح میں خلافت نبوت کے بعد شروع ہوتی ہے اور ایک نبی کے بعد آنے والا خلیفہ اُس نبی کے کام کو جاری رکھتا ہے اور آگے بڑھاتا ہے۔

اب یہاں جو ابوبکر بغدادی کی خلافت کا نام لیا جاتا ہے۔ یہاں تو ہر چیز، ہر بات، ہر عمل اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ فرانس کا ایک جرنلسٹ ان لوگوں سے اپنی جان بچا کر واپس آیا ہے۔ اُس نے بتایا کہ جب مَیں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ جو تم کر رہے ہو یہ قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہے تو اس پر ان کا جواب تھا ہم قرآن و حدیث کو نہیں مانتے، جو ہم کر رہے ہیں وہی ٹھیک ہے۔ **ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرق نہیں پڑتا۔**

پس ان کا یہ رویّہ اور عمل غلط ہے اور اس کا اسلامی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ کوئی مذہب نہیں ہے کہ Might is Right کہ طاقت ہی درست ہے۔ جو طاقتور ہے وہ جو چاہے کرلے۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ **ISIS والے قرآن کریم کی آیات کو Quote کرتے ہیں کہ وہ اِس بِنا پر اپنا کام کر رہے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مَیں قرآن کریم سے کئی آیات Quote کرسکتا ہوں جن سے ان کی باتیں ردّ ہوتی ہیں۔ یہ لوگ قرآن کریم کی غلط تشریح کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کچھ دن قبل یو کے کے ایک اخبار "Evening Standard" کے ایک جرنلسٹ نے ایک آرٹیکل لکھا اور اس کا عنوان یہ لگایا:

"Our own London Caliphate is doing nothing but good".

"ہمارا اپنا خلیفہ لندن میں ہے اور صرف اچھا کام کر رہا ہے۔ ہم اس خلیفہ کو کیوں نہ Follow کریں۔ جماعت کے جلسہ میں 35 ہزار لوگ اکٹھے ہوئے اور یہاں صرف امن، رواداری اور بھائی چارہ کی باتیں ہوئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جو مسلمان نہیں ہے اور اس نے ازخود یہ لکھا ہے۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ **کچھ مسلمان ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں اسلام کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ لیکن اسلامی فقہ کہتا ہے کہ ان کو قتل کر دینا چاہئے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جہاں تک یہ کہا جاتا ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے یہ درست نہیں ہے۔ قرآن کریم کی بہت سی آیات اس بات کو ردّ کرتی ہیں۔ قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی اسلام قبول کرے اور پھر چھوڑ دے اور اس کے بعد پھر قبول کرلے اور چھوڑ دے اور پھر قبول کرے اور چھوڑ دے تو اس کو کچھ نہ کہو، اس

کے حال پر چھوڑ دو۔ اگلے جہان میں خدا تعالیٰ خود اس سے سلوک کرے گا۔

اگر کوئی شخص اپنے حالات، رشتہ داروں اور سوسائٹی کے خوف کی وجہ سے اسلام کو چھوڑتا ہے تو تم اس کو چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ اس کے بدلہ میں بہت سے ایسے لوگ عطا کرے گا جو نیک ہوں گے اور اپنے ایمان میں زیادہ مضبوط ہوں گے۔ اور لوگوں سے، رشتہ داروں سے اور سوسائٹی سے بالکل خوف نہ کھائیں گے۔

پس یہ کہنا کہ جو اسلام کو چھوڑتا ہے اس کو قتل کردو، بالکل غلط ہے اور اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اگر قتلِ مُرتد صحیح ہوتا تو رشتہ داروں اور قبیلے کی بجائے اسلام کا خوف زیادہ ہونا چاہئے تھا۔

❁...... **جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ آپ بائبل کو کیسے دیکھتے ہیں؟** حضور انور نے فرمایا کہ بائبل میں چند ایک آیات ایسی ہوں گی جو اصل تعلیم کے مطابق ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کی جاسکتی ہیں۔ بائبل میں بہت ساری آیات ایسی ہیں جو حضرت عیسیٰ کی تعلیمات نہیں ہیں اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ سو فیصد نازل ہوئیں۔ بعد میں Saints کی بہت ساری باتیں بائبل میں آگئی ہیں۔ بعض آیات حضرت عیسیٰؑ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں اور بعض ان کے پیروکاروں کے ریفرنس کے ساتھ منسوب کی جاتی ہیں۔ مختلف Saints کی کوٹیشن بائبل میں زیادہ ہیں بنسبت ان تعلیمات کے جو حضرت عیسیٰؑ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ تورات اور بائبل کی جو سچی تعلیمات ہیں وہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔ قرآن کریم نے ان کا ذکر کیا ہے اور ہم اس کو مانتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ وقت کے ساتھ ساتھ تعلیمات تبدیل ہوئیں۔ ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن کریم نے صرف ان تعلیمات کا ذکر کیا ہے جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ آج تک کوئی سکالر یہ ثابت نہیں کرسکا کہ قرآن کریم میں کوئی تبدیلی ہے۔ بارھویں، تیرھویں صدی کے لکھے ہوئے قرآن کریم موجود ہیں۔ اب گزشتہ دنوں چھٹی ساتویں صدی کا لکھا ہوا قرآن کریم بھی ملا ہے۔ کہیں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے تو یہ اعلان کیا ہے اور سب مذاہب والوں کو مخاطب کرکے کہا کہ آؤ ہم سب اُس بات پر اکٹھے ہو جائیں جو ہم سب میں مشترک ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی توحید ہے۔ ہم بجائے آپس کے حسد کے، اختلافات کے، اس ایک بات پر اکٹھے ہوں اور باہم مل کر کام کریں۔

❁...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آج آپ نے پارلیمنٹ میں جانا ہے، وہاں سیاستدانوں کو جو پیغام دینا ہے وہ کیا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہی پیغام ہے کہ آؤ مل کر ہاتھ ملا کر دنیا میں امن کے لئے قائم کریں اور یہ دنیا کی اس وقت فوری ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں کئی سالوں سے دنیا کو وارننگ دے چکا ہوں کہ ہم بڑی تیزی سے عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور اب ہم بالکل نزدیک پہنچ چکے ہیں۔ رشین ایئرفورس نے ترکی بارڈر کے قریب حملہ کیا ہے۔ NATO نے جواباً بڑی سخت زبان استعمال کی ہے۔

❁...... **جرنلسٹ کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مغربی دنیا اور اسلام کے درمیان جنگ ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ میڈیا کا اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ ہے۔ مسلمانوں کی زیادہ تعداد امن پسند ہے اور مغربی دنیا کے خلاف نہیں ہے اور ان کا شدّت پسندی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مڈل ایسٹ میں مسلمان، مسلمان سے لڑ رہا ہے۔ سیریا میں اب رشیا نے ایئر اٹیک کیا ہے اور رشیا کہتا ہے کہ مَیں حکومت کی مدد کر رہا ہوں اور حکومت کے مخالف گروہوں پر حملہ کیا ہے۔ دوسری طرف امریکہ اُن رائبلز کی مدد کر رہا ہے جو حکومت کے مخالف ہیں۔ امریکہ کہتا ہے کہ ان رائبلز کے حقوق مارے گئے ہیں۔ اب یہ دونوں طاقتیں مسلمانوں کی مدد کر رہی ہیں اور یہ مسلمان ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ یہ جنگ کوئی مذہبی لڑائی نہیں ہے اور اسلام کو ختم کرنے کے لئے نہیں ہے۔ اس لئے یہ بات درست نہیں ہے کہ یہ مغربی دنیا اور اسلام کے درمیان جنگ ہے۔

❁...... **جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ کیا اس جنگ کی وجہ سے جو آجکل ہو رہی ہے اسلام تیزی سے پھیلے گا؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ بات ٹھیک ہے۔ جب لوگوں کو سمجھ آئے گی کہ یہ سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہو رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ اسلامی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور اسلام کا نام رہ جائے گا۔ آج یہی وہ زمانہ ہے جس میں اسلام کی ایسی حالت ہو چکی ہے اور لوگ اس کو سمجھ رہے ہیں، جان رہے ہیں اور ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔

❁...... **جرنلسٹ نے آخری سوال یہ کیا کہ کیا آپ کا ارادہ ہے کہ ہالینڈ میں مزید مساجد بنائیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جس طرح ہم یہاں بڑھ رہے ہیں۔ ہم مزید مساجد بنائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔